صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 6 جون 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

سوموار 6 جون 2016ء 29 شعبان 1437 ہجری 6 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 128

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ہمارے سپرد ایک کام حضرت مصلح موعود نے یہ کیا تھا کہ ہم ایک خاص طریق پر وقارعمل منائیں لیکن اب ہم نے اس طریق پر وقارعمل منانا چھوڑ دیا ہے یا ہم ایک حد تک اس سے غافل ہوگئے ہیں۔ کچھ مجالس تو ایک حد تک اس قسم کے وقارعمل مناتی ہیں لیکن بعض مجالس نے ان ہدایتوں کی طرف سے عدم توجہی برتنی شروع کر دی ہے۔ مثلاً ہر دو ماہ کے بعد سارے قادیان کا اکٹھا ایک وقارعمل منایا جاتا تھا۔ جس میں خود حضور کے منشاء کے مطابق غیر خدام کو بھی دعوت عمل دی جاتی تھی ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ آپ بھی جو ہمارے بزرگ ہیں آئیں اور اس وقارعمل میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ چنانچہ قادیان میں ہر دو ماہ میں ایک بار وقارعمل منایا جاتا رہا ہے جس میں سارا قادیان شامل ہوتا تھا اور شروع میں ہمیں بڑی محنت کرنی پڑی ہے کیونکہ ابتدائی کام بہت مشکل ہوتا ہے۔ بہت سی چیزوں کا تجربہ ہی نہیں ہوتا اب آپ کا جو اجتماع ہے اس کے پیرامیٹر کے اوپر جو پتلی پتلی سی رسیاں باندھی گئی ہیں۔ یہ رسیاں چوروں کو روکنے کیلئے تو نہیں ہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک نشان کے طور پر ہیں۔ تا خدام کو علم ہو جائے کہ اس سے پرے نہیں جانا یا ادھر سے اندر نہیں آنا بلکہ مقررہ راستہ پر سے آنا ہے۔ ان رسیوں کے باندھنے کیلئے بھی جامعہ احمدیہ کے بیسیوں طالب علم کئی ہفتے وقارعمل کرتے تھے تب یہ چھوٹے چھوٹے ڈنڈے گاڑے جاسکے تھے کیونکہ ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ سوراخ کس طرح کئے جاتے ہیں تا زمین میں ڈنڈے گاڑے جاسکیں۔ ہم پندرہ بیس چوہے رنبے اکٹھے کرتے تھے اور پھر ایک آدمی سوراخ ہی کھودرہا ہوتا تھا۔ ایک ایک لاٹھی کیلئے سوراخ کرنے پر پندرہ بیس منٹ وقت لگ جاتا تھا اور پھر یہ ایک ڈنڈا نہیں ہوتا تھا بلکہ سینکڑوں ڈنڈے ہوتے تھے۔ میرے خیال میں آپ کے اس اجتماع کا جو پیرامیٹر ہے اس میں سات آٹھ سو ڈنڈے گاڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر یہاں زمین نرم ہے۔ وہاں کچھ سخت تھی۔ اس طرح ہمیں بڑی دقت پیش آتی تھی۔ پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ یہ کیا لطیفہ بنایا ہوا ہے۔ ہم ایک ایک سوراخ پر پندرہ بیس منٹ لگا دیتے ہیں میرے ذہن میں سوراخ نکالنے کا ایک بڑا آسان طریق آیا۔ میں نے آٹھ کیلیاں جو خیمہ لگانے والی ہوتی ہیں بنوالیں اور کچھ ٹھوکنے والے مگدر بھی بنوالئے۔ پھر ایک آدمی اس مگدر کے ساتھ ایک کیلی پر ایک ہی ضرب لگاتا تھا تو ضرورت کے مطابق سوراخ ہو جاتا تھا پھر وہ وہاں سے کیلی نکال لیتا اور آگے لگالیتا۔ اس طرح پندرہ دن کا کام چند گھنٹوں میں ہونے لگ گیا۔ اب پتہ نہیں آپ لوگ کیا طریق اختیار کررہے ہیں۔ جوں جوں انسان کو تجربہ حاصل ہوتا ہے وہ سوچتا ہے دقت اس کے سامنے آجاتی ہے۔ اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہم اس وقت کو اس سے اچھے مصرف میں لگا سکتے ہیں۔ اگر کوئی صورت نکل آئے تو ہم یہاں سے کچھ وقت بچالیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے نئے نئے طریق سوجھاتا چلا جاتا ہے۔

لکڑیاں اکٹھی کیں

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے کام بانٹ لئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ کام بھی ہم کرلیں گے تو آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام بھی کر سکتے ہو۔ مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد 4 ص265 دارالمعرفہ۔ بیروت)

واقفین نو کی پہلی ترجیح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو وقف نو کی کلاس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ وئیر انجینئرنگ کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔“

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ابھی سے تیار کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سویڈن

حضور انور کا سویڈش ٹی وی اور دو اخباروں کو انٹرویو۔ تفصیلی سوال و جواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 مئی 2016ء

حصہ اول

صبح چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انٹرویوز

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ سویڈش ٹیلی ویژن کی جرنلسٹ Helena Bohm Nilsson، لوکل اخبار Skanska Dagbladat کے نمائندہ، ساؤتھ سویڈن کے سب سے بڑے اخبار "Sydsvenskan" کے نمائندہ جرنلسٹ Jens Mikkelsen اور سویڈش نیشنل ریڈیو کی نمائندہ Anna Bubehko حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے تھے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ان چاروں جرنلسٹس نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

سویڈش ٹی وی کو انٹرویو

سب سے پہلے سویڈش ٹیلی ویژن کی جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ بیت الذکر جماعت احمدیہ کے لئے کیا معانی رکھتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بیت الذکر کا مقصد تمام مومنین کو عبادت کے لئے ایک جگہ جمع کرنا ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اس کے خالق کے آگے جھکنا ہے۔ پس ہمارا یقین ہے کہ ایک (-) مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرے اور اس بیت الذکر کی تعمیر کا بھی یہی مقصد ہے کہ احمدی (دینی) تعلیمات کے مطابق دن میں پانچ مرتبہ یہاں جمع ہوں گے اور اپنے خالق کی عبادت کریں گے اور جمعہ ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ کمیونٹی کے فائدہ کے لئے یہاں جمع ہوں گے اور بعض اوقات ویسے ہی ملنے جلنے کے لئے جمع ہوں گے۔ لڑکے اور لڑکیاں یہاں آئیں گے اور Multi Purpose ہال میں اپنی گیمز وغیرہ کریں گے یا اپنے دیگر فنکشنز کا انعقاد کریں گے۔ لیکن بنیادی مقصد اپنے خالق حقیقی کی عبادت کے لئے جمع ہونا ہے۔

موصوفہ نے پوچھا کہ بیت الذکر کی اس عمارت کے بارے میں آپ کا کیا ل خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ عمارت بہت خوبصورت طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس عمارت کو پسند کریں گے کیونکہ اس بیت الذکر کا نقشہ بہت خوبصورت طرز پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

اس کے بعد موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ آپ کا مشن کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ (-) کا مقصد رسول کریم ﷺ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسیح اور مہدی ظاہر ہوگا اور راہنمائی کرے گا کہ اصل (دین حق) کیا ہے اور بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا تا وہ اپنے خالق کے حقوق ادا کرسکیں اور ایک دوسرے کے مابین اور معاشرے میں پیار، محبت اور ہم آہنگی پیدا کرسکیں۔

موصوفہ نے سوال کیا کہ یہاں میں نے ایک نعرہ سنا ہے۔ کیا آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر نعرے سے آپ کی مراد ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے تو یہ قرآنی تعلیمات اور (دین حق) کا خلاصہ ہے۔ (دین حق) کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے، پیار اور محبت پھیلانی چاہئے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پیار کیا ہے؟ پیار ہمدردی کا نام ہے۔ یہ پیار ہی ہے کہ ہم نہیں چاہتے کوئی بھی شخص کوئی ایسے اعمال کرے جن سے وہ عذاب الٰہی کا مورد ٹھہرے۔ یہ پیار کے جذبات اس کے لئے بھی ہیں جو بظاہر ہمارا دشمن ہے اور ہم کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ پیار کے بھی کئی مرتبے ہوتے ہیں۔ اپنے بچے کے لئے آپ کا پیار اور ہوتا ہے، بہن بھائیوں کے لئے اور، دوستوں کے لئے اور پیار ہوتا ہے اور والدین کے لئے ایک مختلف پیار ہوتا ہے۔ انہی پیار کے مختلف مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دنیا کے ہر شخص سے پیار کرتے ہیں اور کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہر ایک کے لئے ہمدردی رکھتے ہیں۔

اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کا ان نوجوانوں کے بارہ میں کیا خیال ہے جو یہاں مالمو میں اور سویڈن میں ISIS میں شامل ہو رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ISIS کیا چیز ہے؟ یہ ایک تنظیم ہے جو کہ نام نہاد لیڈرز نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر بنائی ہوئی ہے اور یہ لوگ نوجوان نسل کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے مختلف قسم کی لالچ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب وہ مر جائیں گے تو جنت میں جائیں گے اور اگر زندہ بچ جاتے ہیں تو (دین) کی خدمت کر رہے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ درست نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ پیغمبر اسلام رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں لوگ (دینی) تعلیمات کو بھلا دیں گے اور ان کی ہدایات کے لئے ایک شخص آئے گا اور ہمارا ایمان ہے وہ شخص مرزا غلام احمد آف قادیان بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آچکا ہے۔ ایسی کوئی بھی تنظیم یا کوئی بھی شخص جوان تنظیموں میں شامل ہوتا ہے جو شدت پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں تو یہ عمل سراسر (دینی) تعلیمات کے خلاف ہے۔ ایسے لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔

خاتون صحافی نے سوال کیا کہ آپ کی جماعت نوجوان نسل کو ISIS میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے اقدامات کرتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے نوجوانوں پر تو ہم کوئی اثر و رسوخ نہیں رکھتے اور ہماری جماعت میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے ISIS میں شامل ہونے کی خواہش کی ہو۔ ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہم اپنی جماعت کے افراد اور بچوں کو بچپن سے ہی سکھاتے ہیں کہ وہ امن پسند بنیں اور ان کے سامنے (دین حق) کی حقیقی تصویر رکھتے ہیں۔ پس احمدیوں میں سے آپ کو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ جہاں تک دوسرے (-) کا تعلق ہے تو ہم انہیں یہ ضرور کہتے ہیں کہ یہ سراسر (دینی) تعلیمات کے خلاف ہے۔ مگر ان پر ہمارا اثر و رسوخ نہیں ہے۔ اسی لئے ہم حکومتوں سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی رعایا ہیں اس لئے آپ کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں یا ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے یہ نوجوان شدت پسند تنظیموں میں شامل ہونے سے رک جائیں۔

خاتون صحافی نے کہا آپ نے اس Debate کے متعلق تو سنا ہوگا جس میں مسلمان لیڈر نے عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ میں خود بھی عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا۔ ہر قبیلہ اور قوم کے اپنے رسوم و رواج ہوتے ہیں۔ ہم عورت کی عزت کی خاطر اس سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ میں بعض اوقات جھک جاتا ہوں جو کہ ہاتھ ملانے سے زیادہ باعث عزت ہے۔ ہندو ہاتھ جوڑ کر نمستے کہتے ہیں۔ جاپانی جھکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی مختلف قوموں کے مختلف رسوم و رواج ہیں۔ نائیجیریا میں بعض قبیلے ہیں جن کے چیف دوسرے لوگوں کے سامنے کھانا نہیں کھاتے چاہے کوئی ملک کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ بعض افریقن قبیلوں کے چیفس جب ہم سے ملنے کے لئے آتے ہیں اور ہمارے یوکے میں سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اپنے طور طریق ہیں۔ ہم یہ نہیں کریں گے، ہم ایسے بیٹھیں گے، ہم آپ کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے وغیرہ اور ہم ان لوگوں کی عزت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ملک میں ہمارے مہمان بن کر آتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ بیشک آپ (-) ہیں لیکن چونکہ آپ یورپ میں رہ رہے ہیں اور یورپ کے یہی رسوم و رواج ہیں کہ عورت کے ساتھ ہاتھ ملایا جائے تو ٹھیک ہے ہم عورت کی عزت کرتے ہیں اس کا احترام کرتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہاتھ ملانا ہی ان کی عزت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں عورت کی زیادہ قدر بہ نسبت اس کے جو عورت کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور بظاہر اس کے سامنے بڑا اچھا دکھتا ہے۔

خاتون صحافی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ اگر آپ عورت کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتے تو آپ صحیح طور پر معاشرے میں Integrate نہیں کر رہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ Integration کی کیا تعریف کرتی ہیں؟ میں نے بہت سے سیاستدانوں سے پوچھا ہے مگر وہ Integration کی صحیح تعریف نہیں بتا سکے۔ میرے نزدیک Integration کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کریں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق ملک سے پیار آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی پاکستانی یا کوئی افریقن جو ہجرت کر کے سویڈن آیا ہے اور یہاں آکر سویڈش شہریت حاصل کرلی ہے تو پھر اس کو سویڈن سے پیار کرنا ہوگا۔ اسے ملک کے ساتھ وفادار رہنا ہوگا۔ اگر اس ملک پر دشمن کی طرف سے حملہ ہوتا ہے تو اسے ملک کی افواج میں شامل ہو کر اس کا دفاع کرنا ہوگا۔ اسے ملک کی ترقی کے لئے کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسے اس ملک کے لئے ریسرچ کرنی ہوگی۔ اسے اس ملک کے لوگوں سے پیار کرنا ہوگا۔ اس کو

قانون پر عمل کرنا ہوگا اور ان تمام قوانین کا احترام کرنا ہوگا جو کہ حکمرانوں اور پارلیمنٹس کے ذریعہ نافذ ہوئے ہیں۔ پس یہ Integration ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب دنیا سمٹ چکی ہے۔ نقل و حرکت میں آزادی ہے۔ اس ملک میں اور دیگر ممالک میں بھی صرف عیسائی یا یہودی نہیں رہ رہے بلکہ مسلمان، ہندو، بدھ مت کے ماننے والے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی رہ رہے ہیں اور ان لوگوں کے اپنے اپنے رسوم و رواج ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ انہیں اپنے وہ رسوم و رواج بھی ترک کرنے ہوں گے جن سے ملکی قانون کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچ رہی یا جن سے ملک کے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تو درست نہ ہوگا۔ آپ کو ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ خواہ وہ ان معاملات کا تعلق ان کے مذہب سے ہو یا ان کے اپنے رسوم و رواج سے ہو۔ کیونکہ وہ ملک کے وفادار ہیں اور یہی Integration ہے۔

اس کے بعد موصوفہ نے پوچھا کہ یورپین میوزک Competition کون جیتے گا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں ایسی چیزوں میں دلچسپی نہیں رکھتا۔

موصوفہ نے اگلا سوال کیا کہ جب ہم آپ کا انٹرویو کرنے کے لئے یہاں آئے تھے تو ہمیں سیکیورٹی چیک سے گزرنا پڑا تھا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں آپ کی جماعت پر مظالم ہوتے ہیں۔ آپ اس کو کیسے لیتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گو کہ ہم پر پاکستان میں ظلم کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جو کہ لاکھوں میں ہے پاکستان میں مقیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں میں نے بھی بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر چند دنوں کی قید کاٹی ہے۔ لیکن میں نے خلیفہ منتخب ہونے تک وہ ملک نہیں چھوڑا۔ ہمیں ان مظالم کا سامنا تو کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ان مظالم کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ وہاں احمدیوں کے خلاف قوانین نافذ کئے گئے ہیں کہ ہم اپنے عقیدہ کا نہ تو اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے عبادت کی جگہوں کو (-) نہیں کہہ سکتے۔ ہم اپنے آپ کو (-) سمجھتے ہیں مگر وہاں ہم اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتے یہاں تک کہ قانون کی رو سے ہم اپنے بچوں کے (-) کی طرح کے نام بھی نہیں رکھ سکتے۔ پس اس طرح کے مظالم کا وہاں ہمیں سامنا تو ہے۔

اس پر صحافی خاتون نے پوچھا کہ کیا آپ کو یورپ میں بھی خطرہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ میں تو Radicalised نوجوان نسل سے ہر ایک کو خطرہ ہے جیسا کہ آپ نے پہلے کہا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد یا مسلمانوں کے بعض فرقے اور گروہ احمدیوں کے خلاف ہیں اس لئے وہ احمدیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ جماعت کے سربراہ کو بھی اپنا نشانہ بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں یہاں ہوتا ہوں تو عام دنوں سے بڑھ کر چیکنگ اور سیکیورٹی کا خیال رکھا جاتا ہے اور جب میں یہاں نہیں بھی ہوتا تو تب بھی سیکیورٹی چیکنگ کا انتظام ہوتا ہے۔ احمدیوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنا Identity Card ہوتا ہے جسے سکین کروانے کے بعد وہ (بیت الذکر) میں داخل ہوتا ہے۔ یہ صرف حفاظتی اقدام کی خاطر کیا جاتا ہے۔ ہمیں بعض یورپین ممالک کے حکام کی طرف سے بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

انٹرویو کے آخر میں خاتون صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جمعہ اور ہفتہ کے روز آپ کی (بیت الذکر) کے حوالہ سے تقریبات منعقد ہو رہی ہیں۔ اس بیت الذکر کے حوالہ سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جمعہ کے روز ہمارا ہفتہ وار روایتی مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس کا انعقاد یہاں جمعہ کے روز دوپہر کے وقت ہوگا۔ ہفتہ کو رسمی طور پر مہمانوں کے لئے ایک تقریب کا انتظام کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا ہوگا۔ اگر نہیں کیا تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ہفتہ کے روز آئیں اور اس تقریب میں شامل ہوں۔ وہاں میں مختصراً (دینی) تعلیمات کے متعلق بتاؤں گا کہ (احمدیوں) کو کیا کرنا چاہئے اور احمدیت کیا ہے اور ہماری جماعت کا مقصد کیا ہے۔

اس کے بعد موصوفہ نے آخر پر ایک مرتبہ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

اخبار کو انٹرویو

اس کے بعد لوکل اخبار Skanska Dagbladat کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔ انٹرویو شروع کرنے سے پہلے صحافی نے بتایا کہ وہ پہلے اس بیت الذکر کے حوالہ سے اخبار میں لکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ کچھ عرصہ پہلے مالمو سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان دہشت گردی کے الزام میں برسلز میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ISIS جس طرح لوگوں کو بھرتی کر رہی ہے وہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے میں لمبے عرصہ سے خبردار کر رہا ہوں کہ حکومتوں کو اس بارہ میں اقدامات کرنے چاہئیں۔ اگر آپ کو (-) کے سکولوں یا (بیوت الذکر) وغیرہ میں کسی پر شک ہے تو باقاعدہ ان کی نگرانی کرنی چاہئے۔ اگر مکمل احتیاط کی جائے تو میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی یہ ملک چھوڑ کر ISIS میں شامل ہو سکتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو Radicalise کیا جا رہا ہے تو یہاں اس ملک کے اندر ہی کیا جا رہا ہے اور یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ ان لوگوں کو کس طرح شدت پسندی کی تعلیم دی جا رہی ہے؟ جہاں تک احمدی (-) کا تعلق ہے تو ہمارا عقیدہ ہے کہ (دینی) تعلیمات بڑی وضاحت کے ساتھ انتہا پسندی اور ظلم و ستم کی مذمت کرتی ہیں اور جہاں تک احمدی نوجوانوں یا کسی بھی احمدی کا تعلق ہے تو آپ کبھی بھی کسی احمدی کو نہیں دیکھیں گے کہ وہ ملک چھوڑ کر ISIS یا دیگر انتہا پسند گروپوں میں شامل ہوا ہو۔ کیونکہ ہماری تعلیمات تو پیار، محبت اور ہم آہنگی پر مشتمل ہیں۔ ان (دینی) تعلیمات کا شدت پسندی سے دور دور کا کوئی تعلق نہیں ہے اور میرا یقین ہے کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی محبت، پیار اور ہم آہنگی ہی ہے۔

اس کے بعد صحافی نے کہا کہ جو نوجوان ISIS چھوڑ کر واپس برطانیہ یا سویڈن آ رہے ہیں ان کے بارہ میں آپ کا کہنا ہے کہ انہیں دوسرا موقع ملنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دیکھیں جب آپ نے انہیں ہر جگہ جانے کی مکمل آزادی دی ہوئی ہے تو آپ انہیں چیک نہیں کر سکتے۔ پس ان لوگوں کو جیلوں میں نہیں بلکہ بعض ہوسٹلز میں رکھنا چاہئے تا کہ آپ ان پر نظر رکھیں اور انہیں بتائیں کہ ملک کے ساتھ وفاداری کیا چیز ہوتی ہے؟ اور اس کا آپ کے عقیدہ میں کیا مقام ہے؟ کیونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کا قول ہے۔ پس اگر آپ نوجوان نسل کو احساس دلا دیتے ہیں کہ یہ تمہاری تعلیمات ہیں اور تمہیں ان تعلیمات پر چلنا چاہئے تو میرا خیال ہے اگر ان کو ٹھیک طریق سے سکھایا جائے اور ان پر نظر رکھی جائے تو قوی امید ہے کہ ان میں سے بڑی تعداد کچھ عرصہ بعد اپنے اعمال سے توبہ کر لے گی۔ میرے نزدیک انہیں جیل میں نہیں رکھنا چاہئے۔ جب ان کو دوسرے قیدیوں کے ساتھ رکھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو مزید کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑے اور ممکن ہے وہ ان قیدیوں سے بری چیزیں سیکھ لیں اور اگر وہ یقین دہانی کروا دیں کہ ہم اب مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں تو آپ انہیں ان کے گھروں میں رہنے کی اجازت دے دیں اور وقت بوقت ان کو زیر مشاہدہ رکھیں۔

صحافی نے کہا کہ سویڈن میں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ جب یہ لوگ واپس آتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے کیونکہ دہشت گردوں کے ساتھ شامل ہونا یا رابطہ رکھنا غیر قانونی فعل ہے۔ آپ کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو قانون کہتا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے تو پھر ٹھیک ہے اور اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان لوگوں کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے ہیں اور یہ ان مسائل کا حصہ ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو کبھی بدلا ہی نہیں تو پھر قانون جس طرح کہتا ہے اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک ہونا چاہئے۔

صحافی نے پوچھا کہ اس مسئلہ کے بارہ میں احمدی جماعت کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ایک لمبے عرصہ سے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں تلوار کے جہاد کی اجازت صرف اس وقت دی گئی تھی جب دشمن اسلام کو مٹانے کے لئے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھا رہے تھے۔ وہ چند مسلمانوں یا چند مسلمانوں کے گروپوں کو ختم نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ کلیۃً مذہب کو ہی مٹا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن آج کے دور میں ہم کوئی ایسا مذہبی یا غیر مذہبی گروپ نہیں دیکھتے جو تلوار کے زور سے صفحہ ہستی سے (دین حق) کا نام مٹانے کی کوشش کر رہا ہو۔ اگر یہ لوگ (دین حق) کے خلاف ہیں تو میڈیا اس قسم کے دیگر ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے (دین حق) کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ پس اس دور میں جہاد یہی ہے کہ میڈیا، لٹریچر اور کتب کے ذریعہ (دین حق) مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ اس دور میں طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ جب دشمن کے خلاف تلوار کے جہاد کی سب سے پہلے اجازت دی گئی تو اس اجازت کے ساتھ تفصیلی ہدایات بھی دی گئیں اور اس آیت میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ اگر آپ نے ان دشمنوں کو جو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار تھے ان کا طاقت کے ساتھ مقابلہ نہ کیا تو آپ کو کوئی کلیسا، گرجا، مندر یا عبادت کی کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں ملے گی کیونکہ یہ دشمنان صرف (دین حق) کو ہی نہیں مٹانا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو مذہب کے خلاف ہیں اور تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔

صحافی نے کہا کہ یہ لوگ تو سمجھ رہے ہیں وہ اس طرح سے (دین حق) کو پھیلا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آپ تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ (دین حق) کا پیغام پھیلا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ قرآن کریم خود کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ پس جب مذہب میں جبر نہیں تو (دین حق) کو پھیلانے کے لئے طاقت کا استعمال کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟

اس کے بعد صحافی نے سوال کیا کہ آپ کا یہاں سٹاک ہوم میں کیا پروگرام ہے؟ کیا آپ سیاستدانوں سے ملیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ میں سیاستدانوں سے ملوں گا مگر سٹاک ہوم میں ایک ریسیپشن کا پروگرام منعقد ہو رہا ہے۔ اگر کچھ سیاستدان ہماری دعوت قبول کر لیتے ہیں تو ممکن ہے اس موقع پر مختصر سی ملاقات ہو جائے۔ ورنہ میرا ارادہ تو صرف اس (بیت الذکر) کے افتتاح کا تھا اور جماعت کے افراد کے ساتھ ملاقاتیں کرنا تھا۔

صحافی نے کہا کہ یہاں مالمو میں آپ کا بیت

بنانے کا کیا مقصد تھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مالمو میں احمدی (-) کے پاس باقاعدہ کوئی عبادت کے لئے جگہ نہیں تھی جہاں وہ جمع ہوسکتے اور باجماعت نمازیں ادا کرسکتے۔ لیکن اب ہم نے یہاں (بیت الذکر) تعمیر کرلی ہے۔ دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ پس اس (بیت الذکر) کا مقصد بھی یہی ہے کہ احمدی (-) یہاں جمع ہوں اور باجماعت اپنی فرض نمازوں کی ادائیگی کریں۔ اس کے علاوہ اور بھی مقاصد ہیں۔ جیسے یہاں Multi Purpose ہال تعمیر کیا گیا ہے جس کو آپ کمیونٹی ہال بھی کہہ سکتے ہیں جہاں احمدی نوجوان یا قدرے بڑی عمر کے لوگ بھی آسکیں گے جو وہاں کھیل سکتے ہیں، اپنے اجلاسات کرسکتے ہیں اور اپنی دیگر تقریبات منعقد کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد صحافی نے کہا کہ میں نے یہاں پر سیکیورٹی کافی سخت دیکھی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالعموم دنیا کے حالات میں ایک اضطراب ہے۔ بعض یورپین ممالک میں بھی ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم اپنی (بیوت الذکر) وغیرہ کی حفاظت کا انتظام کریں۔ پس جب بھی احمدی یہاں جمع ہوتے ہیں تو سیکیورٹی کی خاطر ہر احمدی کو ایک Identity کارڈ ایشو کیا گیا ہے جسے وہ سکین کرواکر (بیت الذکر) میں داخل ہوسکتے ہیں اور اگر کوئی باہر کا بندہ (بیت الذکر) میں آنا چاہے تو آسکتا ہے مگر اس کا سیکیورٹی چیک ہوگا۔ کیونکہ صرف احمدی (-) کو خطرہ لاحق نہیں ہے بلکہ اس Radicalisation کی وجہ سے ہر ایک کو خطرہ لاحق ہے۔ حتیٰ کہ آپ کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔ بہرحال ہماری (بیوت الذکر) آسانی سے نشانہ بن سکتی ہیں اس لئے ہمیں محتاط اور چوکنا رہنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ آپ کا تعلق پاکستان سے ہے؟ کیا آپ بغیر کسی مسئلہ کے پاکستان جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے میں پاکستان میں تھا حتیٰ کہ پاکستان میں میرے خلاف مقدمہ بھی دائر کیا گیا جس کی وجہ سے مجھے چند دن جیل میں رہنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود میں نے پاکستان نہیں چھوڑا۔ مگر جب میرا انتخاب جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر ہوا تو میں نے خود یہ فیصلہ کیا اور جماعت نے بھی یہی تجویز کیا کہ میں پاکستان کی بجائے لندن میں رہوں کیونکہ پاکستان کا قانون ہماری جماعت کے سربراہ یا کسی بھی احمدی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے عقائد پر عمل کرسکیں یا ان کی (اشاعت) کرسکیں۔ میں وہاں قانون کے مطابق نہ تو نمازیں پڑھ سکتا ہوں، نہ خطبات دے سکتا ہوں اور نہ ہی اپنے آپ کو (-) کہہ سکتا ہوں۔

اس پر صحافی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ پاکستان میں صرف دین حق کی ایک ہی تعریف ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مرتد ہیں اور اصل (دینی) تعلیمات سے بھٹک گئے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے اور اسی وجہ سے انہوں نے پارلیمنٹ میں ہمارے خلاف قانون سازی کی۔ پس جب بھی میں پاکستان جاؤں تو وہاں ایسے قوانین موجود ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی مولوی پولیس سٹیشن جاکر میرے خلاف مقدمہ کرواسکتا ہے۔ میں نماز نہیں پڑھ سکتا یہاں تک کہ میں السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتا۔

صحافی نے پوچھا کہ کیا آپ وزٹ پر پاکستان جاسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اگر پاکستان جاؤں تو وہاں جاکر کیا کروں گا؟ میں ہر جمعہ کو خطبہ دیتا ہوں جو دنیا بھر میں ہمارے ٹی وی چینل کے ذریعہ سنا جاتا ہے۔ تو اگر میں وہاں جاؤں تو میں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ میں خطبات نہیں دے سکتا اور میں اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتا۔ میں ان باتوں کا کس طرح انکار کردوں جن پر میرا ایمان ہے؟

صحافی نے آخری سوال کیا کہ ہر سال پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا جاتا ہے؟ کیا امن کا قیام آپ کی جماعت کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہماری جماعت کے مختلف پروگراموں میں سے ایک پروگرام ہے کہ ہم ہر سال پیس سمپوزیم کا انعقاد کرتے ہیں اور غیر (از جماعت) اور غیر مسلم افراد کی ایک بڑی تعداد اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آتی ہے۔ وہاں سیاستدان بھی آتے ہیں اور حاضرین کو ایڈریس کرتے ہیں اور میں بھی حاضرین کو ایڈریس کرتا ہوں اور (دین حق) کی صحیح تصویر پیش کرتا ہوں اور حالات حاضرہ کے مسائل پر بات کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کا جو سب سے بڑا فنکشن ہے وہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے اور یہ ہر ملک میں منعقد ہوتا ہے اور یوکے میں بھی ہوتا ہے۔ چونکہ یوکے میں، میں بھی موجود ہوں اس لئے اس کو انٹرنیشنل جلسہ سمجھا جاتا ہے جس میں 35 سے چالیس ہزار تک لوگ شامل ہوتے ہیں اور یہ تین دن تک جاری رہتا ہے۔ اس میں بھی بعض غیر (از جماعت) و غیر مسلمان مہمان آتے ہیں لیکن اکثریت احمدی افراد کی ہوتی ہے۔

انٹرویو کے آخر پر صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

سب سے بڑے اخبار کے نمائندے کو انٹرویو

بعد ازاں ساؤتھ میں سب سے بڑے اخبار Sydsvenskan کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوف نے انٹرویو کے آغاز میں کہا کہ انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد موصوف نے پوچھا کہ مالمو میں بننے والی اس نئی (بیت الذکر) کے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں پہلی مرتبہ یہاں مالمو میں آیا تو یہاں زرعی زمین ہوتی تھی لیکن اس دفعہ جب میں آیا تو اسی زرعی زمین پر ایک نہایت خوبصورت عمارت تعمیر ہوچکی تھی۔ اور (بیت الذکر) وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنے خالق حقیقی کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ پس اگر آپ کا مذہب کے ساتھ لگاؤ ہے تو آپ یہ دیکھ کر جذباتی ہوجاتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک ایسی جگہ ہے جہاں آپ کی جماعت کے لوگ اور جمع ہوکر اپنی عبادات، بجالاسکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک سکتے ہیں۔

اس کے بعد اس نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے مالمو میں (بیت الذکر) بنانا اتنا ضروری کیوں تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے ہم وہاں اپنی (بیوت الذکر) تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم نے صرف مالمو میں کوئی خاص مقاصد لے کر (بیت الذکر) تعمیر کی ہے بلکہ یہاں کافی احمدی رہتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم مالمو میں اپنی (بیت الذکر) تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے (بیت الذکر) تعمیر کرلی ہے۔ جرمنی میں بھی آپ دیکھیں گے کہ بڑے شہروں میں نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جن کی آبادی شاید بیس پچیس ہزار کی ہو اور وہاں احمدی رہ رہے ہیں وہ بھی وہاں (بیوت الذکر) تعمیر کررہے ہیں۔ پس جہاں ہماری کمیونٹی ہے وہاں کوشش ہوتی ہے کہ ہماری عبادت کے لئے ایک جگہ بھی ہو۔ بالکل ایسے ہی جیسے ماضی میں جہاں بھی عیسائی ہوتے وہاں وہ چرچ تعمیر کرلیتے تھے۔

اس پر نمائندہ نے کہا کہ ابھی بھی تعمیر کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بسا اوقات ابھی بھی کرتے ہیں۔ زیادہ تر افریقہ میں کرتے ہیں اور یورپ کو تو بھول ہی چکے ہیں۔

نمائندہ نے پوچھا کہ آپ کے مذہب اور مسلمانوں میں کیا بڑا فرق ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا کوئی نیا مذہب نہیں ہے یا ہمارا مذہب (دین حق) سے کوئی مختلف نہیں ہے۔ ہم بھی ...... نبی محمد ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کتاب قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں جس پر دوسرے (-)۔ فرق یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں (-) حقیقی (دینی) تعلیمات کو بھلا دیں گے اور اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا اور آپ ﷺ نے بعض علامتیں بھی بیان فرمائیں کہ جب وہ شخص ظاہر ہوگا اور دعویٰ کرے گا تو تم اس کو ان نشانیوں پر پرکھ لینا اور یہ علامتیں بہت سی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ شخص ظاہر ہوچکا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے جو علامتیں بیان فرمائیں ان کے مطابق آخری زمانہ میں میڈیا بہت زیادہ اہمیت کا حامل بن جائے گا، نقل و حمل کے ذرائع کی کثرت ہوگی اور بعض آسمانی نشان ظاہر ہوں گے جیسا کہ سورج اور چاند کو معینہ وقت پر گرہن لگنا وغیرہ ہیں۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ نشانات پورے ہوچکے ہیں اور وہ شخص ظاہر ہوچکا ہے۔ جبکہ دیگر (-) کا کہنا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا اس نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔ جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر انسان اس دنیا میں کچھ وقت گزارنے کے بعد وفات پا جاتا ہے اور ہمارے عقیدے کے مطابق کوئی بھی وفات یافتہ شخص دوبارہ نہیں آسکتا۔ پس جس شخص کے متعلق رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ مسیح ناصری نہیں تھا بلکہ اس مسیح کی خصوصیات کے حامل ایک شخص تھا۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص آچکا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں ہمارے اور دیگر کے بیچ سب سے بڑا اختلاف یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس اختلاف کے باوجود جن مسلمانوں کو احساس ہورہا ہے حق کیا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوتے جارہے ہیں۔ 127 سال قبل 1889ء میں جس شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا وہ اکیلا شخص تھا اور اس نے انڈیا میں پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں دعویٰ کیا اور اس کے دعویٰ کے 127 سال بعد اب اس شخص کی جماعت تقریباً 207 ممالک تک جا پہنچی ہے۔ جب اس کی وفات ہوئی تو اس وقت بھی احمدیوں کی تعداد چار لاکھ کے قریب پہنچ چکی تھی اور اس وقت مواصلاتی ذرائع اور سہولیات اس طرح نہیں تھیں جس طرح کہ اب ہیں۔ اس وقت جو لوگ ہماری کمیونٹی میں شامل ہوئے وہ زیادہ تر (-) ہی تھے۔ گو کہ (مخالفین) بڑا شور مچاتے ہیں اور بعض ممالک میں ہم پر ظلم ہورہے ہیں اور ہمارے خلاف قوانین بنائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔

نمائندہ نے کہا کہ آپ پر پاکستان میں پابندیاں ہیں۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل درست بات ہے۔ ہم پاکستان میں اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتے۔ آئین کہتا ہے کہ احمدی قانونی طور پر غیر مسلم ہیں۔

نمائندہ نے اگلا سوال کیا کہ پاکستان میں

احمدیوں کو خطرہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ یا پاکستان کو احمدیوں سے کیا خطرہ ہے کہ وہاں احمدیوں کے خلاف قانون بنایا گیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو پاکستان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ احمدی تھے۔ ایک بڑی تعداد میں پاکستانی افواج میں احمدی فوجیوں نے پاکستان کی خاطر دشمنوں کے ساتھ لڑائی کی اور جان کی قربانی دی۔ انہیں اس وقت کی حکومت کی طرف سے تمغوں سے نوازا گیا۔ بلکہ ابھی حال ہی میں گزشتہ مہینہ ایک احمدی فوجی جو پاکستانی حکومت کے لئے لڑ رہے تھے شدت پسندوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور ان کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی جہاں اکثریت احمدیوں کی ہے اور حکومت کی طرف سے پورے اعزاز کے ساتھ انہیں دفن کیا گیا۔ پس اگر ہم کچھ غلط کر رہے ہیں تو پھر ہم پاکستان کے لئے جانیں کیوں قربان کرتے ہیں اور پاکستان کی خدمت کیوں کرتے ہیں؟ پاکستان کا پہلا نوبیل انعام یافتہ ایک احمدی ہی تھا جس کو ضیاء الحق نے از خود پاکستانی تسلیم کیا اور دوسری طرف ضیاء الحق ہی تھا جس نے احمدیوں کے خلاف مزید قوانین نافذ کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جب کہیں ان کا مفاد ہوتا ہے تو وہ ہمیں قانون پر عمل کرنے والے اور وفادار پاکستانی بھی سمجھتے ہیں۔ پس وہ یہ سب گھٹیا سیاسی مفاد کی خاطر کرتے ہیں جس کی ابتداء 1974ء میں اس وقت کے پاکستانی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کی اور اس کے بعد اس میں اضافہ مارشل لاء کے تحت ضیاء الحق نے کیا۔ پس یہ یا تو سیاسی مفاد کی خاطر یا پھر (مخالفین) کو خوش کرنے کے لئے اور ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہوتا رہا ہے۔

اس کے بعد نمائندہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ تیسری عالمی جنگ کے بارہ میں آگاہ کرنے کے لئے دنیا بھر کا سفر کرتے ہیں اور مختلف رہنماؤں سے ملتے ہیں اور انہیں خطوط لکھتے ہیں۔ اس کے بارہ میں کچھ بتائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ درست ہے کہ میں دنیا بھر کا سفر کرتا ہوں۔ لیکن ان سفروں کا مقصد رہنماؤں کو ملنا نہیں ہوتا بلکہ میں تو اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنے کے لئے سفر کرتا ہوں جن سے میں پیار کرتا ہوں اور جو مجھ سے پیار کرتے ہیں اور ان سفروں کے دوران اگر مقامی جماعتوں کی انتظامیہ وہاں کے سیاستدانوں اور رہنماؤں کے ساتھ میٹنگز کا انتظام کرتی ہے یا مختلف سیاستدانوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے تو میں پھر ان سے بھی مل لیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے لئے سب سے اہم چیز دنیا کا امن ہی ہے جس کے متعلق میں ایک عرصہ سے بات کر رہا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ میں نے دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہوں کو بشمول امریکہ، برطانیہ، چین، روس، سعودی عرب، ایران اور حتی کہ پوپ کو خطوط لکھے ہیں۔ تا کہ ہم سب باہم متحد ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

نمائندہ نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی حل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا حل جو میں ہر مرتبہ بتاتا ہوں یہی ہے کہ اپنے خالق حقیقی کو پہچانیں اور ایک دوسرے کا عزت و احترام کریں۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میرے آنے کے دو مقاصد ہیں۔ ایک تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی طرف متوجہ کرنا۔ جاپان میں ایک بدھ مت کے پادری نے مجھ سے پوچھا تھا کہ امن کی تعریف کیا ہے؟ تو میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہر ایک اسی طریق پر عمل پیرا ہو جائے تو خود ہی امن قائم ہو جائے گا۔ دوسرے کا حق مارنے کی بجائے اس کا حق ادا کرو۔ اسی طریق پر ہم امن کا قیام کر سکیں گے۔

نمائندہ نے پوچھا کہ آپ نے مختلف رہنماؤں کو جو خطوط لکھے ہیں ان کا کیا جواب ملا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے صرف کینیڈا اور یوکے کے وزرائے اعظم کی طرف سے جواب موصول ہوا اور انہوں نے لکھا کہ ہم دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اور اپنے نیوکلیئر ہتھیاروں میں کمی کر رہے ہیں۔ یہ تو صرف سیاسی جواب تھا۔ مجھے نہیں علم کہ وہ اس پر کبھی عمل بھی کریں گے۔

اس کے بعد نمائندہ نے سوال کیا کہ سویڈن اور دنیا بھر میں ISIS کے متعلق کافی بحث ہوتی رہی۔ بہت سے نوجوان جو ان یورپین ملکوں میں پلے بڑے ہیں وہ یہاں سے سیریا جا کر ISIS میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں بہت سے لوگ کیوں ان میں شامل ہو رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک وجہ جو میں بالعموم بتاتا ہوں وہ معاشی ہے اور اس کو اب بہت سے سیاسی لیڈرز اور تجزیہ کار تسلیم بھی کر رہے ہیں۔ 2008ء میں آنے والے معاشی بحران کے نتیجہ میں نوجوان نسل کے اندر محرومی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ بہت سوں کی نوکریاں چلی گئیں۔ صرف یوکے میں ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اگر اس حوالہ سے کوئی بہتری ہو بھی رہی ہے تو اس بہتری کا فائدہ نوجوان نسل کو نہ ہونے کے برابر ہے۔ جو تجربہ کار ہیں ان کو تو نوکریاں مل جاتی ہیں جبکہ نوجوان ویسے ہی رہتے ہیں اور ISIS ان لوگوں کو پانچ، چھ یا دس ہزار ڈالرز ماہانہ کا لالچ دے کر اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ ایک شخص جس کو سو ڈالر ماہانہ مل رہا ہو جب اسے ہزاروں ڈالرز ملیں تو آپ خود ہی اندازہ لگا لیں۔ تو اس کی ایک وجہ یہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی کئی پُرکشش چیزیں ہیں۔ مثلاً اگر آپ لڑتے ہوئے مارے جاتے ہیں تو آپ کو جنت ملے گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ (دینی) تعلیمات نہیں ہیں۔ یہ لوگ انہیں قرآن کریم کی غلط تفاسیر بتا کر شدت پسند بنا رہے ہیں، انہیں اپنے زیر اثر کر رہے ہیں اور خود ساختہ تعلیمات پر عمل کروا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نوجوانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ISIS سے بچ کر نکل آئے ہیں اور یہ نوجوان بتاتے ہیں کہ جب ہم وہاں گئے تھے تو بہت اچھے ارادوں کے ساتھ گئے تھے کہ ہم (دین حق) کے بارہ میں سیکھیں گے اور (دین حق) کی خدمت کریں گے۔ لیکن انہوں نے وہاں ظلم اور سفاکی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ پس اگر ان نوجوانوں کو Radicalise کیا جا رہا ہے تو حکومتوں کو بھی چاہئے کہ وہ ٹھوس اقدامات کریں اور دیکھیں کہ انہیں کیوں Radicalise کیا جا رہا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اب تو سیاسی تجزیہ کار اور بعض صحافی جو وہاں گئے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ اگر یہ اقدامات کر لئے جائیں تو نوجوان نسل کو واپس لایا جا سکتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ جو ISIS کر رہی ہے وہ (دینی) تعلیمات کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ نوجوانوں میں جنہوں نے سب سے زیادہ ظلم و ستم ڈھائے ہیں ان کا تعلق افریقہ، ایشیا یا دنیا کے کسی اور حصہ سے آئے ہوئے باشندوں سے نہیں بلکہ مقامی یورپ کے باشندوں سے تھا۔ پس ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری طرف آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ احمدی نوجوان ان شدت پسندوں کے ہاتھوں Radicalise نہیں ہو رہے۔ کیونکہ ہماری تعلیمات ہی اصل (دینی) تعلیمات ہیں۔ ہم انہیں بچپن سے ہی بتاتے ہیں کہ اصل (دین حق) کیا ہے۔

نمائندہ نے کہا کہ اب سویڈن میں یہ قانون بنایا گیا ہے کہ ISIS میں جا کر شامل ہونا غیر قانونی ہے۔ یعنی جو لوگ ISIS چھوڑ کر واپس بھی آنا چاہیں گے ان کے لئے راستہ بند ہے۔ تو کیا ایسے نوجوانوں کو معاف کر دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی وہاں برے ارادے کے ساتھ گیا تھا تو اسے قانون کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ قانون اور عدالت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ وہاں کس ارادے کے ساتھ گیا تھا اور کیا اس کو اپنی اصلاح کا ایک موقع ملنا چاہئے یا اسے سزا ملنی چاہئے۔

اس کے بعد نمائندہ نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سویڈن میں عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانے پر بحث چل رہی ہے اور بعض کے نزدیک اگر آپ عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ان کی عزت اور احترام نہیں کرتے۔ اس حوالہ سے آپ کا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میں عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو آپ کو کیا پتہ کہ میرے دل میں کیا ہے؟ اگر میں عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو میں اپنی مذہبی تعلیمات اور روایات کی بناء پر ایسا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت معمولی سی بات ہے جس کو بہت بڑا مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اگر ایک مرد عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو کیا اس سے ملک کی ترقی میں رکاوٹ آجاتی ہے؟ یا یہ عمل ملکی ترقی کے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے؟ ان معاملات کا تعلق تو اپنی ذات سے ہے۔ سیاستدان اور سیاسی رہنما ان باتوں میں کیوں الجھ رہے ہیں؟ ہزاروں ایسے معاملات ہیں جو اس کی نسبت زیادہ سنگین ہیں۔ ہزاروں لوگ بھوکے مر رہے ہیں حتیٰ کہ یہاں سویڈن میں بھی ایک اچھی خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو غربت کے کم ترین معیار سے بھی نیچے ہیں۔ آپ ان بھوکوں کو کھانا کھلانے کے بارہ میں کیوں نہیں پریشان ہوتے؟ آپ ایسے لوگوں کے لئے ملازمتوں کے مواقع کیوں نہیں مہیا کرتے؟ عورتوں سے ہاتھ ملانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ اصل مسائل تو یہ ہیں۔ ان کے بارہ میں Debate کیوں نہیں ہو رہی؟ لوگ Dustbins سے خوراک کیوں تلاش کرتے پھر رہے ہیں؟

(جاری ہے)

میرے دل میں کوئی بغض نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میں دوستوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو مضمون بھی لکھیں نرمی اور محبت سے لکھیں۔ یہ صحیح ہے کہ جہاں کوئی تلخ مضمون آئے گا اس کی کچھ نہ کچھ تلخی تو باقی رہے گی۔ لیکن جہاں تک ہو سکے الفاظ نرم استعمال کرنے چاہئیں............ میں مانتا ہوں کہ پیغامیوں کی طرف سے ہمیشہ سختی کی جاتی ہے۔ اس لئے بعض دوست جواب میں سختی سے کام لیتے ہیں۔ مگر مجھے یہ طریق سخت ناپسند ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے۔ ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے (دین) کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے............ ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اگر کسی نے سزا دینی ہو تو اس نے' اگر کسی نے بخشنا ہو تو اس نے' میں کیوں اپنے دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں۔ پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو''۔

(الفضل یکم مئی 1940ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123305 میں Fadli Ahmad

ولد Aang Sury Aman قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fadli Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Mul Yadi Muzafar Ahmad S/o Ismal گواہ شد نمبر2۔ Farid Mahmud Ahmad S/o Dadi Hary Adi

مسل نمبر123306 میں Maemunah

زوجہ Supriyono قوم .... پیشہ کسان عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sebamban ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر ادئیگی 10 ہزار انڈونیشین روپے (2) زمین 100x100 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 27لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت At Season مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maemunah گواہ شد نمبر1۔ Mulyadi S/o Ajun گواہ شد نمبر2۔ Supriono

مسل نمبر123307 میں Fauziah

زوجہ Chiang Taso Tse قوم .... پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukabumi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 70 لاکھ انڈونیشین روپے (2) مکان 66Sqm (3) مکان 66Sqm اس وقت مجھے مبلغ 20لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fauziah گواہ شد نمبر1۔ Choiang Taso Tse S/o Chiang Chin Q گواہ شد نمبر2۔ Faizal S/o Hafizul Rahman

مسل نمبر123308 میں Uum Kurniasih

زوجہ Mahmudin قوم .... پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukasari ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 20 ہزار انڈونیشین روپے (2) مکان 85Sqm اس وقت مجھے مبلغ 4لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Uum Kurniasih گواہ شد نمبر1۔ Muslih M S/o Toha گواہ شد نمبر2۔ Maman Abdurahman S/o Undi

مسل نمبر123309 میں Amalia Lin Sidiqkah

بنت Wahyu قوم .... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukasari ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amalia Lin Sidiqkah گواہ شد نمبر1۔ Muslih M S/o Toha گواہ شد نمبر2۔ Man Abdurrahman S/o Undi

مسل نمبر123310 میں Nandang Somantri

ولد Engko Kodri قوم .... پیشہ ڈرائیور عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kersamaju ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زمین 700Sqm 70 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 40 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nandang Somantri گواہ شد نمبر1۔ Jamaludin Ahmad S/o Nandang Somantri گواہ شد نمبر2 Engko Kodri S/o Rosadi

مسل نمبر123311 میں Dudung

ولد Odin Supriadi قوم .... پیشہ کاروبار عمر34 سال بیعت 2000ء ساکن Sukamaju ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زمین 280Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dudung گواہ شد نمبر1۔ Entis Sutisna S/o Sodik گواہ شد نمبر2۔ Sodik S/o Damiji

مسل نمبر123312 میں Eem

زوجہ Ucun Survana قوم .... پیشہ خانہ داری عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukamaju ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 4 گرام 16 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Eem گواہ شد نمبر1۔ Dadung Abdul Rahman S/o Odin گواہ شد نمبر2۔ Muhamad S/o Al-Masjan

مسل نمبر12313 میں Putera Amtullah Faizal

ولد Musilah Ahmad قوم .... پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Putera Amatullah Faizal گواہ شد نمبر1۔ Muslih Ahmad S/o Azinal Abidin گواہ شد نمبر2۔ Farid Mahmud Ahmad S/o Dedei Harijadi

مسل نمبر123314 میں Putera Amtullah Fauzi

ولد Musli Ahmad قوم .... پیشہ طالب علم عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Putrea Amtullah Fauzi گواہ شد نمبر1۔ Muslih Ahmad S/o Zinal Abdin گواہ شد نمبر2۔ Farid Mahmud S/o Ded Harijadi

مسل نمبر123315 میں Rina Yuliamida

زوجہ Deden Derawan قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bekasi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 50 گرام انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 30 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rina Yuliamida گواہ شد نمبر1۔ Deden Deramawan S/o Surya Sudjana گواہ شد نمبر2۔ H.Ahmad Qoyum S/o W.Endi

مسل نمبر123316 میں Ahmad Ade

ولد Asjina قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر37 سال بیعت 1998ء ساکن Tambun ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 36And72Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 40لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad Ade گواہ شد نمبر1۔ Andi Suwandi S/o Abdul Majid گواہ شد نمبر2 Munif Ahmad S/o Abdul Majid

مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب

محترم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی یاد میں

مہدی علی شہید ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کی زندگی پا گیا۔کلاس میں بیٹھا یہ خوش شکل، خوش مزاج، دھیما سا لڑکا، کسے پتا تھا، ایک دن دنیا کا معروف ماہر امراض قلب بن کر افق طبابت پر ابھرے گا اور پھر آناً فاناً جام شہادت نوش کر کے زندۂ جاوید ہو جائے گا۔

1978-80ء کے سیشن میں تعلیم الاسلام کالج میں مہدی علی ایف ایس سی پری میڈیکل کا طالب علم تھا۔ربوہ شہر میں آتے جاتے ملاقات ہوتی۔ ’’سر، السلام علیکم۔‘‘ ’’مہدی علی کیا کر رہے ہو؟‘‘ ’’سر امتحان کی تیاری کر رہا ہوں، دعا کریں۔مجھے ایک دو چیزیں پوچھنا ہیں۔‘‘ ’’ٹھیک ہے کل عصر کی نماز کے بعد گھر آ جانا‘‘ یہ سالوں پرانی یادیں، چہرے پر کھیلتی مخصوص شریفانہ مسکراہٹ، نشیلی آنکھیں، مہذب طور واطوار، آج جواں مرد مہدی علی کی یاد کو تازہ کر رہی ہیں۔

چند سال پہلے فون کیا، ’’ڈاکٹر مہدی علی، مجلس طلباء قدیم تعلیم الاسلام کالج امریکہ، اپنا ’’المنار‘‘ شروع کر رہی ہے، آپ اچھا شعر کہتے ہو، اشاعت کے لئے اپنی کوئی نظم بھیجیں۔‘‘ ’’جی سر، نظموں کا مجموعہ بھیج رہا ہوں، جو پسند آئے۔‘‘ ابھی کچھ دن ہوئے مجھے کولمبس میں مکرم نورالحق خان صاحب کے فون کی تلاش تھی، ڈاکٹر مہدی کو فون کیا، دو سیکنڈ میں میرا مطلب حل ہو گیا! یہ تھا، ہمارا مہدی علی امریکہ کا مشہور کارڈیالوجسٹ! اندازہ کیجئے یہ ڈاکٹر اپنے پیشے کے لحاظ سے کتنا مصروف ہوگا۔جب بھی فون کیا ہمیشہ ڈاکٹر مہدی کو لائن پر موجود پایا، ورنہ ڈاکٹر صاحبان کو جب فون کیا، الّا ماشاءاللہ، اوّل تو ملاقات ہی نہیں ہوتی اور خال خال کوئی کال بیک کرتا ہے اور جب تقدیر نے شہادت کے لئے کال کیا تو مہدی علی کو موجود پایا، جس نے بڑھ کر آب حیات نوش کر لیا۔مہدی علی! اب تم مجھے کس کس حوالے سے یاد آؤ گے!

مہدی مجھے ایک اور حوالے سے یاد رہے گا۔جب بھی کوئی سانپ ڈیرے پر مارا جاتا، میری ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے، عزیزم مجھے لا دیتا، اس طرح عزیزم ربوہ کے قیام کے دوران میری تحقیق میں اکثر اپنا حصہ ڈالتا رہا۔

ماہر امراض قلب

ڈاکٹر مہدی علی کی تحقیقی صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امریکن کالج آف کارڈیالوجی نے آپ کو ’’محقق امراض قلب‘‘ کا ایوارڈ برائے 2003-04ء عطا کیا۔اس کے علاوہ آپ مسلسل 2005ء سے 2012ء تک امریکہ کے قابل ترین ماہر امراض دل میں شمار ہوئے۔عزیز ڈاکٹر مہدی علی شہید نے اپنی پروفائل میں اپنے پیشہ وارانہ مقاصد کو یوں بیان کیا ہے:

’’میں مریض کی نگہداشت میں ممکنہ بہترین صلاحیتوں کے اظہار پر یقین رکھتا ہوں۔میں اپنی بہترین پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر، جس ادارے سے منسلک ہوں اس کی ترقی اور نیک نامی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا ہوں۔میری اولین ترجیح میں اپنی بہترین صلاحیتوں، ایمانداری اور راست بازی کو بروئے کار لا کر خدمت خلق ہے۔‘‘

ڈاکٹر مہدی علی معروف سرجن کے علاوہ کہنہ مشق شاعر اور بہت اچھے کیلی گرافر تھے، موصوف کی او ہائیو کولمبس کی بیت میں قرآنی آیات کی دیدہ زیب کیلی گرافی رہتی دنیا تک موصوف کی یاد دلاتی رہے گی۔

خاندانی حالات

عزیزم ڈاکٹر مہدی 3ستمبر 1963ء کو چوہدری فرزند علی صاحب کے گھر پیدا ہوئے، ماشاء اللہ تیرہ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔بچپن ہی سے ذہین اور صاف ستھرا مزاج پایا تھا۔

مہدی علی شہید کا خمیر ربوہ کی مبارک بستی سے پہاڑوں کے سے محکم ارادے لئے اُٹھا اور پروان چڑھا، سکول اور کالج کی تعلیم و تربیت نے صیقل کیا، امتحانات کی بھٹی سے کندن بن کر پاکستان سے نکلا، امریکہ جیسے ملک میں، جہاں دنیا جہان کے بہترین دماغ بستے ہیں، سب کو پیچھے چھوڑتا ہوا، اپنے بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اور خدا داد صلاحیتوں کے بل بوتے پر مسلسل کئی سال اپنے پیشے پر حکمرانی کرتا رہا اور پھر ایک ہی جست میں رضوانِ الٰہی حاصل کر گیا!

یہ دونوں بھائی ہمیشہ جماعت کی خدمت کے لئے مواقع سوچتے رہتے تھے۔اب آئندہ کے لئے ڈاکٹر مہدی علی شہید اور ڈاکٹر لئیق طاہر دونوں کا منصوبہ تھا کہ کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں move کرنے اور وہاں احمدیہ بلڈنگ کے قریب جماعت کی خدمت کے لئے multi specialty poly clinic قائم کرنا تھا، جس کے لئے مہدی کی کینیڈا میں medial practice license حاصل کرنے کی درخواست process میں تھی، لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا!

مہدی علی شہید نے جس خلوص اور رقت میں ڈوب کر یہ دعا کی ہوگی، سوائے خدائے عزوجل کے اور کوئی نہیں جانتا:

’’اے ذوالمنن! اے مہرباں!
اس سے پہلے کہ میرے گناہ
میری نیکیوں سے بڑھ جائیں
اور ہو جائے یہ وجود میرا
تیری دھرتی پہ بوجھ کی مانند،
اس سے پہلے کہ ہو کے بے بس میں
کسی انساں کو سجدہ کر ڈالوں،
اس سے پہلے کہ تیرا فضل وعطا
مجھ سے ہونے لگے گریزاں تو
پاس اپنے مجھے بلا لینا
اس جہاں سے مجھے اٹھا لینا
اپنی بخشی ہوئی حیات خدا
میری سانسوں سے تو چرا لینا!‘‘

عزیز مہدی علی شہید حضرت مسیح موعود کو عطا کئے گئے شہداء کی صف میں شامل ہونے کا شرف حاصل کر گیا، جس کے سرخیل حضرت سید عبداللطیف شہید 1903ء کے بعد ایک لمبا سلسلہ شہداء جس میں ڈاکٹر میجر محمود احمد شہید 1948ء، ڈاکٹر مظفر احمد شہید 1983ء، ڈاکٹر عبدالقادر شہید 1984ء، ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر 1985ء اور ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی 2008ء شامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 12۔اگست 1983ء میں ڈاکٹر مظفر احمد کی شہادت پر تمام احمدیوں کو جو عالمی پیغام دیا وہ ہمارے لئے قیامت تک مشعل راہ ہے اور رہے گا۔یہ شہداء کی لڑی تو قیامت تک ممتد ہے:

’’اے ڈیٹرائٹ اور امریکہ کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدیو! اے مغرب اور مشرق میں آباد دین کے جاں نثارو! اس عارضی غم سے غمگین نہیں ہونا، یہ ان گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بننے والا ہے، اس شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔اُس راستے سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹو جس سے وہ مرد صادق چلتے ہوئے بہت آگے بڑھ گیا۔تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں، تمہارے ارادے متزلزل نہ ہوں۔‘‘

دعا ہے اللہ تعالیٰ شہید کو اپنی قربت عطا فرمائے۔بیوی بچوں، بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو، آمین

☆☆☆☆☆

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم و نشست صحبت صالحین

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

۞ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اپنی تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم 2015-16ء مورخہ 29 مئی 2016ء کو شام پونے 7 بجے سیمینار ہال ایوان محمود میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تقریب کے مہمان خصوصی محترم قمر احمد کوثر صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تھے۔تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد آصف صاحب معتمد مقامی نے سہ ماہی دوم کی کارگزاری رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ربوہ تمام بلاکس میں شعبہ وائز تربیتی وتعلیمی سیمینارز کا انعقاد کیا گیا۔بلاک وائز مجالس سوال وجواب ہوئیں۔15۔اپریل تا 24 مئی 2016ء 40روزہ مقابلہ نماز باجماعت خدام واطفال کا کروایا گیا۔16۔اپریل کو جلسہ ہائے خلافت ربوہ کے 72 حلقہ جات میں کروائے گئے۔12 تا24فروری 2016ء سیدنا مسرور علمی و ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی۔کوئز پروگرام در بارہ یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود اور یوم پاکستان کے انعقاد کی توفیق ملی۔تحریک جدید کی اہمیت اور مطالبات پر 4 سیمینارز کروائے گئے۔مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو 2 اجتماعی وقار عمل کروانے کی توفیق ملی۔دوران سہ ماہی 748 خدام نے عطیہ خون دیا۔84 میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔جن میں 6ہزار 993 مریضان کا علاج کیا گیا۔اور 80ہزار 830 روپے کی ادویات دی گئیں۔اس کے علاوہ مستحقین افراد کی امداد بصورت نقد رقم، کپڑے اور راشن کی گئی جس پر 3لاکھ 18ہزار 535روپے خرچ کئے گئے۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے مہمان خصوصی اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔بعدازاں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

رات سوا 8 بجے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت ہی دوسرا پروگرام نشست بسلسلہ صحبت صالحین بابت خلافت احمدیہ منعقد ہوا۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم مقامی ربوہ نے پروگرام کا تعارف پیش کیا۔بعدہٗ محترم مہمان خصوصی نے خلفاء احمدیت کے ساتھ وابستہ اپنے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔یہ پروگرام سوا گھنٹہ تک جاری رہا اور رات ساڑھے 9 بجے دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔آخر پر مہمانان اور تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

9جون 2016ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
1:55 am	کڈز ٹائم
2:30 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	محمد رسول اللہ اور رمضان المبارک
5:00 am	عالمی خبریں
5:55 am	کوئز پروگرام
6:15 am	تلاوت قرآن کریم
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
7:55 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
8:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:15 am	درس القرآن
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
12:30 pm	یسرنا القرآن
1:00 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:20 pm	آنحضورؐ کی حیات طیبہ پر ایک نظر
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:25 pm	الصیام
6:05 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	درس رمضان المبارک
6:35 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
8:05 pm	آنحضورؐ کی حیات طیبہ پر ایک نظر
8:30 pm	قرآن سب سے اچھا
9:00 pm	Persian Service
9:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	آنحضورؐ کی حیات طیبہ پر ایک نظر

10جون 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	درس رمضان المبارک
5:35 am	قرآن سب سے اچھا
6:05 am	الصیام۔سوال وجواب
6:40 am	آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر ایک نظر
7:40 am	تلاوت قرآن کریم
8:35 am	درس رمضان المبارک
8:50 am	درس القرآن
10:25 am	قرآن سب سے اچھا
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس رمضان المبارک
12:30 pm	یسرنا القرآن
12:50 pm	اوپن فورم
1:30 pm	انڈونیشین سروس
2:30 pm	درس القرآن
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:30 pm	تلاوت قرآن کریم
6:40 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ سروس
	Shotter Shondhane
8:00 pm	درس رمضان المبارک
8:20pm	رسول کریمؐ اور رمضان المبارک
8:30pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:20 pm	خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	رسول کریمؐ اور رمضان المبارک

☆..........☆..........☆

کیلا بصارت کیلئے مفید

آسٹریلیا میں ایک طبی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک کیلا روزانہ کھانے سے عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بینائی کو لاحق امراض کی روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ تحقیق کے مطابق کیلے کیروٹین سے بھرپور ہوتے ہیں۔ کیروٹین جسم میں وٹامن اے کی کمی کو پورا کرتی ہے جو بینائی کیلئے بہت اہم ہے۔ کیروٹین پھلوں اور سبزیوں کو مختلف رنگوں جیسے سرخ یا زرد میں بدلتا ہے اور یہ جسم میں جانے کے بعد وٹامن اے میں بدل جاتا ہے جو آنکھوں کی صحت کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

(اساس 25 اپریل 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 6جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	42 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6جون 2016ء

4:10 am	سوال وجواب
6:20 am	گلشن وقف نو
8:00 am	خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء
10:20 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 16 جون 2010ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں
041-2642628
0300-8652239 چوک کچہری بازار فیصل آباد

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مجھ مارسیر ے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
0302-7682815
پروپرائیٹر: فرید احمد 0332-7682815

گرمی کا توڑ ستو دستیاب ہیں۔
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد 0315-6215625
047-6215625

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
047-6211978 اقصیٰ روڈ ربوہ
0332-7711750 طالب دعا: میاں عمران

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
12 جون سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری ہے۔
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

School of Champs
اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار پروفیسرز واساتذہ کرام کی زیر نگرانی
طالبات کیلئے الگ کلاسز کا انتظام ہے۔
گرمیوں کی چھٹیوں میں بھرپور فائدہ اٹھائیں اور طلباء کے قیمتی وقت کو بچائیں۔
سلیبس وامتحانات نیز سپلی کے امتحانات کی مکمل تیاری، چھٹیوں کا ہوم ورک اور ورک شیٹس مکمل کریں۔
سکول کے طلباء وطالبات کیلئے CLASS 1 To MATRIC
کالجز کے طلباء وطالبات کیلئے F.A/ F.Sc I.Com / ICS
پنجاب ٹیکسٹ بورڈ۔ آغا خان بورڈ۔ آکسفورڈ کے کورسز
38, Block 22, Darul Rehmat Sharqi (Bashir)Rabwah.047 621 1551 / 0333 670 5013